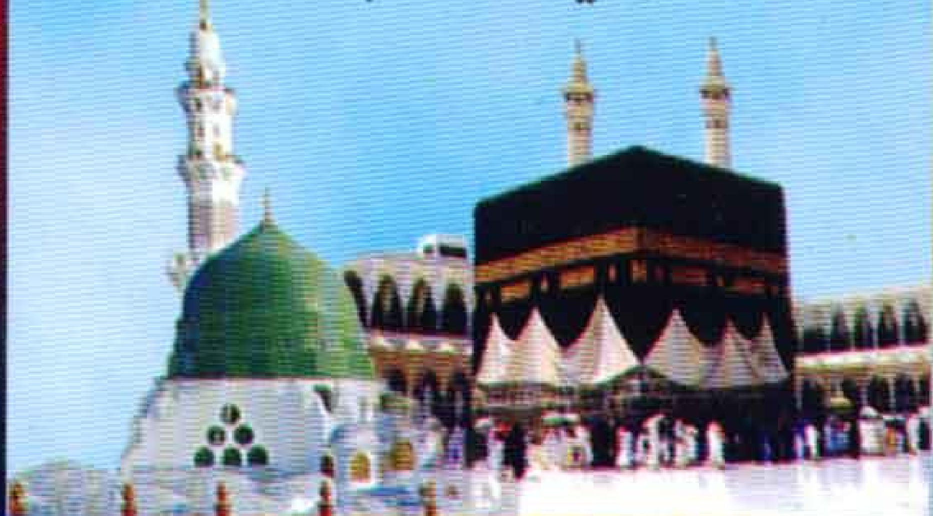
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

داڑھی

تحقیق: مولانا مفتی عبید الرحمٰن صاحب مدظلہ



قرآن واحادیث مبارکہ کی روشنی میں لکھی جانے والی ایک ایسی نا قابلِ فراموش تحریر جس میں داڑھی کے متعلق تقریباً تمام ہی اہم پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے

حرمین پبلشرز: 0333-3424811

اسٹاکسٹ:

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ 17، شاہ زیب ٹیرس (بکتاب مارکیٹ) رتن تلاؤ، گلی نمبر 3، اردو بازار، کراچی۔ فون: 7752007

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مسلمانوں کے عقیدے اور عبادات کے طریقے دوسرے تمام اہل مذاہب سے جُدا اور مختلف مقرر فرمائے ہیں۔اسی طرح مسلمان مرد وعورت کو مخصوص شکل وصورت اور ممتاز وضع قطع بنانے کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ بات نہیں کہ ایک شخص کے عقائد مسلمانوں کے ہوں اور عبادات اسلام کے بتائے ہوئے طریقے پر کرتا ہو اور شکل وصورت میں وہ آزاد ہو کہ جس کی چاہے شکل وصورت اپنالے۔

رسول اکرم ﷺ نے وضع قطع اور شکل وصورت بنانے میں غیر قوموں کی مشابہت (یعنی نقل) سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "لیس منا من عمل بسنة غیرنا" ترجمہ! اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو ہمارے طریقوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقوں پر عمل کرتا ہے۔

ہائے افسوس! تعجب ہے ان لوگوں پر جو آپ ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی شکل وصورت کو پسند نہیں کرتے بلکہ آپ ﷺ کے دشمنوں کی شکل وصورت کو آپ ﷺ کی مبارک شکل وصورت پر ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔آپ ﷺ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری (یعنی نبی کریم ﷺ کی) اتباع کرو، (یعنی میرے بتائے ہوئے طریقوں پر چلو) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔﴿سورۃ آل عمران آیت ۳۱﴾

"جو محبت عاشق کو محبوب کی اتباع اور اس کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے پر مجبور نہ کرے وہ محبت نہیں محض محبت کا دعویٰ ہے" آپ ﷺ کی اقتدا و اتباع تمام حالات میں اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اگر چہ وہ واجب نہ ہو۔ اس لیے کہ محبت کرنے والا واجب اور غیر واجب کے فرق کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ صرف محبت ہی کی وجہ سے محبوب کی اتباع کرتا ہے۔ پھر آپ کا کیا خیال ہے اس چیز (یعنی داڑھی) کے بارے میں جو تقاضائے محبت کے ساتھ ساتھ واجب بھی ہے جیسے کہ پوری داڑھی رکھنا۔

بزرگوں سے ایک واقعہ سنا ہے وہ بھی قابل ذکر اور لائق عبرت ہے۔ وہ یہ کہ مرزا بیدل ایک ہندوستانی شاعر تھے، انھوں نے ایک عارفانہ نظم لکھی جو کسی طرح ایران پہنچ گئی، وہاں ایک صاحب بہت متاثر ہوئے اور خیال کیا کہ یہ کلام لکھنے والا تو کوئی بہت بڑا بزرگ ہوگا اس سے ملنا چاہئے، چنانچہ ملاقات کے شوق میں وہ ایرانی، ہندوستان چل پڑا جب ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ مرزا بیدل کے دروازے پر پہنچا تو پتہ چلا کہ مرزا صاحب حجام کی دکان پر گئے ہیں خیر! جب یہ ایرانی حجام کی دکان پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ مرزا بیدل صاحب داڑھی منڈوا رہے ہیں، یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا اور بے اختیار چلا اٹھا اور مرزا بیدل سے کہا کہ "آغا ریش می تراشی؟" (کہ آپ داڑھی تراش رہے ہیں؟) مرزا بیدل نے جواب دیا کہ "بلے ریش می تراشم، دل کس رانمی خراشم" (یعنی میں داڑھی منڈوا رہا ہوں لیکن کسی کا دل تو نہیں دُکھا رہا) ایرانی نے آگے سے جواب دیا جو کہ بہت ہی دلوں پر اثر انداز کرنے والا اور بہت ہی ڈرانے والا ہے کہا: "ارے نادان! دل سرکار دو عالم ﷺ می خراشی" (ارے بیوقوف! ارے تو کہتا ہے کہ میں کسی کا دل نہیں دُکھاتا، تو تو سرکار دو عالم ﷺ کے دل کو دُکھا رہا ہے، یہ استرا بظاہر تیرے چہرے پر چل رہا ہے لیکن در حقیقت یہ حضور اکرم ﷺ

کے دل پر چل رہا ہے، یہ سنکر مرزا بیدل صاحب بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو یہ شعر پڑھا

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی مرا با جان جان ہمراز کردی

(اللہ تمہیں اس کی جزائے خیر دے تو نے میری آنکھیں کھول دیں اور محبوب حقیقی کے ساتھ میرا تعلق پیدا کر دیا۔)

میرے بھائیو! داڑھی رکھنے کے بہت سے فوائد اور فضائل ہیں: داڑھی رکھنے سے سو شہیدوں جیسا اجر و ثواب ملتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی مشہور حدیث ہے: جو فساد کے زمانے میں میری ایک سنت کو زندہ کرے گا (یعنی عمل کرے گا) اسے سو شہیدوں جیسا ثواب ملے گا۔ ۲۔ داڑھی سے چہرہ خوب صورت اور انسان بارعب معلوم ہوتا ہے۔ ۳۔ داڑھی انسان کو کئی گناہوں سے بچاتی ہے منہ پر داڑھی ہو تو گناہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے جس کی وجہ سے انسان گناہ سے رک جاتا ہے۔ ۴۔ سلیم الطبع عورتوں کو داڑھی والا مرد پسند ہوتا ہے۔ ۵۔ داڑھی رکھنے کے بہت سے طبی فائدے بھی ہیں جو کہ آخر میں آرہے ہیں۔

بعض روایات کے مطابق پیر اور جمعرات کو اُمت کے اعمال (نیک و بد) حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، امت کے نیک اعمال کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ کو خوشی ہوتی ہے اور برے اعمال کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ کو غم اور تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا جو شخص کوئی بھی گناہ کرتا ہے اور داڑھی منڈواتا ہے وہ اس حدیث کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کو غمگین کر رہا ہے۔ تکلیف پہنچا رہا ہے، کیا کوئی سچا مسلمان اس کو برداشت کر سکتا ہے کہ وہ اپنے عمل سے محسن اعظم ﷺ کو تکلیف دے یا غمگین کرے۔ یقیناً کوئی حقیقی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا، سوچ بھی نہیں سکتا۔ نبی

کریم ﷺ کا فرمان ہے "من اذانی فقد اذی اللہ" (جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی) اب خود سوچیں جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائے اس کا دنیا وآخرت میں کیا حال ہوگا۔

رسول اکرم ﷺ نے جب مختلف ممالک کے بادشاہوں کو دعوت اسلام کے بارے میں خطوط لکھے تو ان میں ایک خط کسریٰ (فارس کے بادشاہ) کے نام بھی تھا، اس کے پاس جب خط مبارک پہنچا تو اس نے خط مبارک کو پھاڑ دیا اور اپنے گورنر کو جو یمن کا حاکم تھا۔ لکھا کہ دو مضبوط آدمیوں کو حجاز بھیجو جو اس شخص کو لے کر آئیں، جس نے مجھے یہ خط لکھا ہے، اس نے دو آدمی بھیجے، جو مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ انکی داڑھیاں مُنڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھنا گوارا نہیں فرمایا، اور فرمایا کہ تمھارے لیے ہلاکت ہے تمہیں کس نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ انھوں نے کہا ہمارے رب نے یہ حکم دیا ہے (رب سے ان کی مراد ان کا بادشاہ کسریٰ تھا) یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا" لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میرے رب نے گذشتہ رات تمہارے رب (کسریٰ) کو قتل کر دیا، اور اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط فرما دیا، جس نے اسے مار ڈالا، یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ [البدایہ والنھایہ لحافظ ابن کثیر ص ٢٦٩ ج ٣]

روز قیامت نبی کریم ﷺ نے داڑھی مونڈنے والوں سے اگر چہرہ پھیر کر یہ کہہ دیا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو تمہیں کس نے اس طرح شکل بنانے کا حکم دیا تھا، کیسے ہو میرے امتی، تمہیں تو میری شکل وصورت سے بھی نفرت ہے تم نے تو میرے دشمنوں کی شکل وصورت بنائی ہوئی ہے، جاؤ میں تمہاری شفاعت نہیں کرتا۔ پھر

کیا ٹھکانہ رہ جائے گا پھر ہم کہاں جائیں گے؟ خود ہی سوچ لیں! نبی کریم ﷺ کا رشاد مبارک ہے " جو شخص جس قوم سے مشابہت اختیار کرے (یعنی ان کے طور طریقے اپنائے) وہ انہیں میں سے ہے"

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی قوم کی مشابہت (نقل) اختیار کرے اور پھر ان میں شامل نہ ہو، اکثر یہی ہوتا ہے کہ جس قوم کی مشابہت (نقل) اختیار کرتا ہے۔ دنیا وآخرت میں انہی کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں داڑھی منڈوانا اور کٹانا غیر مسلموں کی مشابہت اور نقل اختیار کرنا ہے اب خود ہی سوچ لیں کہ یہ لوگ مرنے کے بعد کہاں جائیں گے اور ان کی مشابہت (نقل) اختیار کرنے والے کہاں جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ داڑھی منڈوانا / کٹانا عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی رکھتا ہے کیونکہ عورتوں کی داڑھی نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا جو کمان لٹکائے ہوئے مردوں کی چال چل رہی تھی۔ تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا "وہ عورتیں ہم میں سے نہیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں اور وہ مرد ہم میں سے نہیں جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں" (بخاری شریف)

اور اس میں شک نہیں کہ داڑھی منڈوانے والے کی مشابہت عورت سے زیادہ واضح ہے بہ نسبت اس عورت کے جو کمان لٹکا کر مرد کہ مشابہ ہوتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کے دربار میں شیطان کو ذلیل کر دیا گیا تو اس نے عہد (وعدہ) کیا جن میں سے ایک یہ بھی ہے: "اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی

صورت کو بگاڑا کریں گے۔" (سورۃ النساء آیت ۱۱۹)

یہ آیت واضح طور پر بتلاتی ہے کہ جسم میں غیر شرعی تغیر اور تبدیلی شیطان کی اطاعت اور رحمٰن کی نافرمانی ہے۔ اور شاید کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا" (سورۃ تغابن آیت نمبر۳) میں بھی اسی صفائی ستھرائی اور اچھی صورت بنانے کی طرف اشارہ ہو، گویا کہ حق تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت ہی حسین اور اچھی صورت (شکل) دے کر پیدا فرمایا، لہٰذا اس کو غیر شرعی تبدیلی سے قبیح اور بدصورت مت بناؤ، اور اس دائمی اور فطری حُسن کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت کے بگاڑنے میں شیطان کی بات مت مانو۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو پڑھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے "پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت (خوبصورتی) دی اور عورتوں کو مینڈھیوں اور چوٹیوں (سر کے بالوں) سے زینت بخشی"

گناہ تو اور بھی بہت سے ہیں لیکن یہ داڑھی منڈانے/ کٹانے کا گناہ من وجہ سارے گناہوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ گناہ اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب ﷺ کی علانیہ بغاوت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ترجمہ "میری پوری امت قابل معافی ہے مگر علانیہ گناہ کرنے والے (قابل معافی نہیں) (بخاری)۔

" اگر کوئی پوری عمر نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے کوئی نیک عمل بھی نہ کرے تو اس کی سزا قتل نہیں ہے لیکن اگر رمضان المبارک میں لوگوں کے سامنے کھائے پیئے تو حکومت وقت پر شرعاً فرض ہے کہ اس کو برسرعام قتل کرے کیونکہ یہ شریعت کی علانیہ بغاوت کر رہا ہے۔

اور جتنے بھی گناہ ہیں وقتی طور پر وجود میں آتے ہیں مثلاً زنا کرنا، شراب پینا وغیرہ، کسی نے بدکاری کی، فارغ ہوا تو گناہ نہیں ہو رہا، لیکن داڑھی منڈانے یا کٹانے کا گناہ ایسا ہے کہ جو ہر وقت ساتھ ہے نماز پڑھ رہا ہے یہ گناہ ہو رہا ہے روزہ رکھا ہوا ہے تلاوت، ذکر، نوافل، صدقات و خیرات جو بھی عمل کیا جائے ہر وقت سوتے، جاگتے یہ داڑھی مونڈنے والا شخص۔ داڑھی مونڈی ہونے کی وجہ سے گنہگار ہو رہا ہے۔ عرفات کے میدان میں، بیت اللہ کی حاضری کے موقع پر حتیٰ کہ روضہ رسول ﷺ کی حاضری کے موقع پر دشمنانِ رسول اکرم ﷺ اور باغیوں جیسی شکل وصورت کے ساتھ ایسا شخص گنہگار ہو رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کے دل کو دُکھا رہا ہے۔ فیا اسفاہ! (ہائے افسوس)

بعض لوگ داڑھی اس لئے نہیں رکھتے کہ لوگ مذاق اڑائیں گے۔ مسلمان کی تو یہ شان ہونا چاہئے جیسا کہ قرآن میں آتا ہے "وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۴) اس عذر کی وجہ سے داڑھی منڈانی نہیں چاہئے۔ کیونکہ داڑھی صرف چند بیوقوفوں (عیسائی، انگریز، نام نہاد مسلمانوں) کی نظر میں خوبصورت معلوم نہیں ہوتی باقی جس کے ساتھ اصل تعلق ہے یعنی حق تعالیٰ شانہ انھیں اچھی معلوم ہوتی ہے۔

داڑھی رکھنا چند بے عقلوں کے نزدیک عار (بُری) بات ہے تو بہت سے لوگوں کے نزدیک مسلمان ہونا بھی موجب عار (بُرا) ہے تو نعوذ باللہ کیا اسلام کو بھی جواب دے دو گے، داڑھی رکھنے والوں کو عوام الناس کے استہزا (مذاق) اور دل دُکھنے والی باتوں سے دل برداشتہ نہ ہونا چاہئے اور نہ محض اس بناء پر داڑھی رکھنے سے گھبرانا اور بچنا چاہئے بقول شاعر

؎ ساری دنیا آپ کی حامی سہی .... ہر قدم پر مجھ کو ناکامی سہی

نیک نام اسلام میں رکھے خدا .... خلق کے حلقے میں بدنامی سہی

واقعی سنت رسول اکرم ﷺ پر عمل کرنے کیلئے مخلوق پر نظر یا ان کے مذاق سے ڈر یا ان کی خوشنودی سے کیا مطلب، مسلمان کو تو ہمیشہ اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی خوشنودی پیش نظر ہونی چاہئے

؎ تیری رضا میں ہے گر سارا جہاں خفا ہم سے

اگر یہی ہے زیاں تب تو کچھ زیاں نہ ہوا

اور مخلوق کی طرف بالکل التفات نہ کرنا چاہئے۔

؎ لوگ سمجھیں مجھے محروم وقار و تمکین

وہ نہ سمجھیں کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

داڑھی والوں سے بھی ہماری یہی درخواست ہے کہ وہ کبھی بھی اپنی اصلاح کی فکر سے غافل نہ ہوں بلکہ داڑھی کی لاج رکھتے ہوئے کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے عوام کو انگلی اٹھانے کا موقع ملے۔ باقی داڑھی کا مذاق اڑانے والوں کو بھی غور سے سن لینا چاہئے کہ ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے لیکن نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کبھی کوئی عبادت بھی انجام نہیں دی تو ایسے شخص کو کوئی بھی عالم اور مفتی کافر نہیں کہہ سکتا لیکن دین کی معمولی سی معمولی بات کا مذاق اڑانے سے کافر ہو جائے گا۔ اس کا نکاح ختم ہو جائے گا اس شخص کیلئے دوبارہ کلمہ پڑھ کر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی کتاب (الزہد) میں عقیل ابن مدرک کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کو وحی کی کہ لوگوں کو بتائیں کہ وہ خوراک نہ کھائیں جو میرے دشمنوں کی ہے (جیسے عیسائیوں

کیلئے سور) اور میرے دشمنوں کا پانی نہ پئیں (یعنی شراب) اور وہ میرے دشمنوں جیسی شکلیں نہ بنائیں (داڑھی منڈانا یا مٹھی سے چھوٹی کرانا) اگر انھوں نے ایسا کیا تو وہ بھی میرے دشمن ہو جائینگے جیسے کہ وہ لوگ میرے دشمن ہیں (دلائل الآثار)

اسے سن کر جتنا بھی ڈرا جائے کم ہے کہ اللہ تعالیٰ داڑھی منڈانے اور کٹانے کو دشمن کی شکل فرما رہا ہے۔ کیا ایسی شکل بنانے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات ہے جو عذاب قبر اور جہنم سے بچا سکے؟

گناہ بے لذت

اتنا عظیم گناہ ہونے کے ساتھ یہ گناہ بے لذت بھی ہے، شراب وغیرہ میں تو وقتی لذت ہے، لیکن ڈاڑھی منڈانے کے گناہ کبیرہ میں کوئی لذت بھی نہیں ہے، اس میں وقت کا ضائع کرنا ہے حالانکہ مسلمان کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے، مسلمان اپنے وقت کا کوئی حصہ بیکار ضائع نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے "وقت کا جو حصہ بغیر یادالٰہی کے گزر جائے وہ قیامت کے روز حسرت وندامت کا سبب بنے گا۔"

ڈاڑھی منڈانے میں جو وقت ضائع ہو رہا ہے وہ خالص گناہ کے کام میں ضائع ہو رہا ہے۔ اور اس میں مال کو ضائع کرنا ہے، اس لئے ڈاڑھی خود مونڈھے یا منڈوائے بہرحال مال کا بہت بڑا حصّہ اس میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اپنے کو تکلیف پہنچانا بھی ہے، کبھی چمڑا چھیل گیا، کبھی کھال کٹ گئی اور طرح طرح کی تکلیفیں، حالانکہ اپنے جسم کو بھی بلا ضرورت تکلیف پہنچانا یہ ایک مستقل گناہ ہے۔ لہذٰ عقلمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس قبیح فعل کو چھوڑ دیا جائے۔

اب رہا سوال کہ آیا داڑھی کتنی ہو؟ تو اس کے بارے میں بھی نبی کریم

ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ ہدیٰ، امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا نمونہ حیات ہمارے سامنے ہے۔

داڑھی کی شرعی مقدار

بعض وہ لوگ ہیں جو اس بارے میں خود ہی مفتی بن گئے ہیں، نماز روزہ کے مسائل کو علماء سے پوچھتے ہیں اور داڑھی کے بارے میں خود ہی فتویٰ دے دیا کہ اتنی داڑھی ہونا کافی ہے جو دور سے نظر آ جائے، بعض کہتے ہیں اتنی داڑھی ہونی چاہئے جو چالیس قدم سے دکھائی دے۔ بعض جاہل کہتے ہیں کہ داڑھی کہ کوئی مقدار متعین نہیں ہے لہٰذا جتنی بھی رکھ لی جائے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ ایک مشت کی پابندی مولویوں نے نکالی ہے وغیرہ وغیرہ، فطرت انسانی اپنے خلقی شعور کی وجہ سے داڑھی کی حد سے گزری ہوئی کمی اور زیادتی کو جس کا نام افراط اور تفریط ہے برداشت نہیں کرتی۔ اس دائرہ کی افراط اور زیادتی تو یہ ہے کہ داڑھی کو آزاد چھوڑ دیا جائے کہ وہ طول وعرض (لمبائی وچوڑائی) میں جدھر بھی گھاس کے طرح بڑھے اسے بڑھنے دیا جائے کہ وہ بڑھتی اور پھیلتی چلی جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال طبع سلیم کبھی گوارا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بقول امام طبری رحمہ اللہ (کمافی النووی) یہ داڑھی نہیں بلکہ ایک مضحکہ ہے کہ جو مذاق اڑانے والوں کیلئے دعوت مذاق اور خود داڑھی والوں کیلئے خاتمہ جمال وموزونیت ہے۔ (یعنی خوبصورتی کے بجائے بدصورتی کا ذریعہ ہے) اس کے بالمقابل تفریط اور حد سے گذری ہوئی کمی یہ ہے کہ داڑھی کا سرے سے صفایا کر دیا جائے یا اتنی پست اور چھوٹی کر دی جائے کہ وہ منہ کے جبڑوں اور ٹھوڑی کے کناروں سے لپٹ کر رہ جائے جو کہ خوبصورتی اور وقار کے خلاف ہے غرض انسانی جمال پسندی کا شعور نہ داڑھی کا اس طرح صفایا برداشت کرتا ہے نہ اس کی غیر محدود درازی۔ اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ داڑھی کے بارے میں طبع سلیم کوئی ایسی حد بندی چاہتی ہے جس کے تحت داڑھی نہ

اتنی گھٹے کہ اس پر لٹکی داڑھی کا اطلاق ہو اور نہ اتنی بڑھے کہ حد تمسخر واستہزاء (مذاق) میں آجائے جو جہالت اور حماقت کی علامت ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حد بندی اس کے بغیر ممکن نہیں کہ داڑھی کی لمبائی و چوڑائی کو کاٹ کر اس حد پر اسے ٹھرایا جائے جس میں نہ غیر معمولی کمی ہو نہ زیادتی۔

احادیث میں داڑھی کے بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور ترمذی کتاب الادب (ص۱۰۰ج۲) کی ایک روایت جو سند کے اعتبار سے اگرچہ کمزور ہے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ داڑھی مبارک کے طول وعرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے لیکن اس کی وضاحت وتائید صحیح بخاری کتاب اللباس (ج۲ص۸۷۵) کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے موقع پر احرام کھولتے اور داڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس مضمون کی روایت منقول ہے (نصب الرایہ ص۴۵۸ ج۲) اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ داڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک مشت (مٹھ) ہے۔ (ہدایہ کتاب الصوم)

امام محمد کتاب الآثار میں فرماتے ہیں۔ محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی (امام) ابوحنیفہ (رحمہ اللہ) نے، انھوں نے روایت کی ہیثم سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ (ابن عمر) اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر مٹھی بھر سے زائد کو (جو مٹھی کے نیچے لٹکی ہوئی رہ جاتی) کاٹ دیتے تھے۔ امام محمد نے فرمایا: ہم اس کو اختیار کیے ہوئے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا (کتاب الآثار ص ۱۵۱ مطبوعہ انوار محمدی پریس لکھنؤ)۔ اور اسی پر محقق علماء کا اتفاق ہے کہ داڑھی...... لمبائی، چوڑائی میں (یعنی ہر طرف سے) ایک مشت ہو، اس سے زائد کاٹ دینے کی اجازت ہے۔

فقہ حنفی کے مشہور اور مستند عالم دین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ

اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مشت کی مقدار اس کو بڑھانا واجب ہے (پس اگر اس سے کم ہو تو کترانا بھی حرام ہے) (ص ۲۲۸، ج ۱)

فقہائے کرام نے مسائل کی کتابوں میں لکھا ہے کہ داڑھی کٹانے یا منڈانے والا فاسق ہے فاسق کی امامت مکروہ تحریمی (گویا کہ حرام) ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی انتظامیہ نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک امام تلاش کر کے اسکی اقتداء میں نماز پڑھے۔ اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے۔ اس کا وبال وعذاب مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔ یہ تو فرض نماز کا حکم تھا لیکن تراویح جو کہ سنت مؤکدہ ہے ایسے فاسق کے (داڑھی منڈے حافظ) کے پیچھے پڑھنا قطعاً جائز نہیں۔ بلکہ ایسے امام کے پیچھے تراویح میں قرآن سننے کے بجائے کسی غیر حافظ کے پیچھے آخری دس سورتیں تراویح میں سن لی جائیں۔ اسی طرح داڑھی منڈے شخص کو اذان پڑھنا جائز نہیں ہے اگر اذان کہہ لے تو دوبارہ اذان دینا واجب ہے لیکن ایسا شخص اگر اقامت پڑھ دے تو اقامت دوبارہ نہیں کہی جائے گی۔ اور سلف صالحین نے تو داڑھی کی اتنی تعظیم کی کہ اس کے منڈانے والے پر ایک سخت اجتماعی سزا مقرر فرمائی کہ اس کو مردود الشہادت قرار دیا یعنی شرعی عدالت (شریعت کورٹ) میں اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے چہرے سے سنت نبوی ﷺ اڑا دی ہے تو یہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ واضح رہے کہ جس طرح اپنی داڑھی مونڈنا یا مشت سے کم کرنا حرام ہے ایسے ہی دوسرے کی داڑھی مونڈنا اور ایک مشت (مٹھ) سے کم کرنا بھی حرام اور گناہ ہے اور اسکی اجرت (مزدوری) لینا بھی حرام ہے۔ نائی حضرات اپنی روزی حرام نہ کریں۔

☆☆☆☆☆

طبی نقطہ نگاہ سے داڑھی کے فائدے

طبی نقطہ نظر سے داڑھی رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ طب کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ جس عضو پر خراش پہنچائی جائے گی اس طرف خون کا رجوع زیادہ ہو جائے گا اور اس کا تغذیہ زیادہ ہو جائے گا۔ داڑھی منڈانے میں رخسار پر خراش آتی ہے لہذا سر اور آنکھوں کی طرف سے (جو کہ قریبی اور زیادہ قیمتی اعضاء ہیں) خون رخسار کی طرف آئے گا۔ جس کی وجہ سے دماغ اور قوتِ بینائی (آنکھوں) کے تغذیہ میں کمی ہو کر غیر محسوس طریقہ سے کمزوری پیدا ہوگی، حالانکہ دماغ اور آنکھوں کا قوی (مضبوط) رکھنا بہت زیادہ ضروری ہے لہٰذا داڑھی منڈانا نظر اور دماغ کیلئے سخت نقصان دہ ہے جس کا نقصان فوراً نہیں بلکہ ایک عرصہ بعد محسوس ہوتا ہے۔

نیز تجربہ ہے کہ اگر کسی کی خصیتین نہ ہوں یا چھوٹے ہوں اس کی داڑھی نہیں نکلتی اسی طرح اگر کسی بچے کے خصیتین نکال دیئے جائیں تو بالغ ہونے کے بعد بھی اس کی داڑھی نہیں ہوتی تو اس سے معلوم ہوا کہ خصیتین اور رخساروں میں ضرور کوئی خفیہ تعلق ہے۔ اس تعلق کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ اگر داڑھی منڈائی جائے گی تو خون کا رجوع رخسار کی طرف ہو کر خصیتین میں ضرور کمزوری پیدا ہوگی جس سے قوت باہ کمزور ہوگی حتیٰ کہ ایک ڈاکٹر یہاں تک لکھتا ہے اگر سات نسلوں تک مردوں میں داڑھی منڈانے کی عادت قائم رہی تو آٹھویں نسل بغیر داڑھی کے پیدا ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نسل میں مادہ منویہ (منی) کم ہوتے ہوئے آٹھویں نسل میں مفقود (ختم) ہو جائے گی۔ بہت ممکن ہے کہ آجکل قوت باہ کی عام کمزوری کے دیگر اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہو۔

ڈاکٹر ہومر (Dr. Homer) داڑھی منڈانے کو چہرے کا گنج، فیشن کی غلامی اور زنانہ خصلت بتاتا ہے۔ اس کے نزدیک استقلال، شجاعت، حوصلہ، ہمت، تمام مردانہ

خصائل اور خوبصورتی کا دارومدار داڑھی ہے۔ وہ کھانسی نزلہ وغیرہ امراض کی وجہ داڑھی منڈانے کو قرار دیتا ہے،

دوسرا ڈاکٹر لکھتا ہے کہ نیچی ڈاڑھی صحتِ کو نقصان پہنچانے والے جراثیم کو اپنے اندر الجھا کر حلق اور سینے تک پہنچنے سے روک لیتی ہے۔ اس بحث میں سب سے زیادہ واضح تحریر امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر کی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا بلفظہ ترجمہ یہ ہے ایک مضمون نگار نے ڈاڑھی مونڈنے کیلئے برقی سوئیاں ایجاد کرنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے تاکہ وہ تمام وقت جو ڈاڑھی مونڈنے کی نظر ہوتا ہے بچ جائے لیکن سمجھ میں نہیں آتا آخر ڈاڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھتا ہے، لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرہ پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے۔ کسی کے سر پر سے اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے اس گنج کے اظہار سے شرم آیا کرتی ہے لیکن یہ عجب تماشا ہے کہ اپنے پورے چہرے کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے کو ڈاڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔ (ماخوذ از ڈاڑھی کا وجوب)
بہر حال ان طبی وجوہات کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے لئے کامل اور عمدہ تندرستی چاہتا ہے اسے داڑھی ضرور رکھنی چاہئے تاکہ داڑھی منڈانے کی غلط حرکت اس کی جسمانی کمزوری کا ذریعہ نہ بنے۔ داڑھی والے حضرات بارگاہ خداوندی میں بروز قیامت عرض کر سکیں گے۔

؎ تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لیکر آیا ہوں

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی سے کوئی گناہ نہ چھوٹ رہا ہو تو وہ رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اپنے

آپ کو جس قسم کے الفاظ بھی عاجزی کے مل سکتے ہوں کہے: اے اللہ میں عاجز ہوں، بے بس ہوں، گنہگار ہوں، فاسق فاجر، ذلیل حقیر، پاپی سیہ کار، بدکار، بدکردار ہوں اے اللہ میں کمزور ہوں، عاجز ہوں مغلوب ہوں، نفس وشیطان اور معاشرہ غالب ہیں، اے اللہ میری دستگیری فرما، یہ گناہ مجھ سے نہیں چھوٹ سکتا، تو چھوڑنے کی توفیق عطا فرما، حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے کہ جب تک گناہ نہ چھوٹے یہ دعا کرتا رہے، چند ہی دن میں اگر دعا صدق دل سے کی تو گناہ چھوٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سارے مسلمانوں کو اپنے محبوب ﷺ جیسی ظاہری و باطنی صورت بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! یارب العالمین

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ○